السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا علماء کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی انسان کو کافر کہہ دیں اور اس پر کفر کا الزام لگا دیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی کی تعین کئے بغیر (کسی کفریہ حرکت کی بنا پر) کافر قرار دینا شرعاً درست ہے۔ مثلاً یہ کہنا ''جس مصیبت کا ٹالنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اگر کوئی شخص اس مصیبت کو ٹالنے کے لئے غیر اللہ سے فریاد کرے تو وہ کافر ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی نبی یا ولی سے یہ درخواست کرے کہ وہ اس کے بیٹے کو شفا دے دے۔''

کسی معین شخص کو اس صورت میں کافر کہا جاسکتا ہے جب وہ کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا جزو دین ہونا ہر خاص وعام کو معلوم ہوگا۔ مثلاً نماز' زکوۃ یا روزہ وغیرہ۔ جو شخص اس کا علم ہونے کے بعد بھی انکار کرتا ہے اسے کافر کہنا واجب ہے۔ لیکن اسے نصیحت کرنی چاہئے اگر توبہ کرلے تو بہتر ہے ورنہ اسلامی حکمران اس کو سزائے موت دیں۔ اگر کفریہ اعمال کے ارتکاب کے بعد بھی کسی خاص شخص کو کافر کہنا درست نہ سمجھا جائے تو پھر کسی مرتد پر بھی حد نافذ نہیں ہوسکتی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

# فتاویٰ دارالسلام

## ج1

## محدث فتویٰ